فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۱۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: درج ذیل روایت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

❀ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

تُقَاتَلِي عَلِيًّا وَأَنْتِ لَهٗ ظَالِمَةٌ؟

''کیا آپ علی سے قتال کریں گی، اس حال میں کہ آپ ظالم ہوں گی؟''

جواب: یہ جھوٹ ہے۔

❀ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

إِفْكٌ وَبَاطِلٌ لَا يَصِحُّ .

''یہ روایت بہتان اور باطل ہے، ثابت نہیں۔''

(شرح صحيح البخاري : 4/532)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا لَا يُعْرَفُ فِي شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِ الْعِلْمِ الْمُعْتَمَدَةِ، وَلَا لَهٗ إِسْنَادٌ مَّعْرُوفٌ، وَهُوَ بِالْمَوْضُوعَاتِ الْمَكْذُوبَاتِ أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ لَمْ أَجِدْ هٰذَا الْحَدِيثَ الْمَوْضُوعَ، بَلْ هُوَ كَذِبٌ قَطْعًا .

''یہ روایت کسی بھی معتمد علمی کتاب میں معروف نہیں، نہ اس کی سند معروف ہے، اس روایت کا موضوع و مکذوم ہونا ہی درست ہے، میں نے اس موضوع روایت کو (حدیث کی کسی کتاب میں) نہیں پایا، یہ تو قطعی طور پر جھوٹ ہے۔''

(مِنہاج السّنّة : 4/316)

۞ علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ لَا يَصِحُّ .

''یہ روایت ثابت نہیں۔''

(التّوضيح لشرح الجامع الصّحيح :11/41)

۞ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ .

''یہ روایت معروف نہیں ہے۔''

(عُمدة القاري : 9/134)

(سوال): درج ذیل روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَحَلَّقُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ وَلَيْسَ هِمَّتُهُمْ إِلَّا الدُّنْيَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ .

''لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ وہ مساجد میں حلقہ بنا کر بیٹھیں گے، مگر ان کا مقصد صرف دنیا ہوگی، اللہ تعالیٰ کو ایسوں کی حاجت نہیں، آپ ان کے ساتھ مت بیٹھنا۔''

(المستدرك للحاكم : 7916)

جواب: سند سخت ضعیف ہے۔

① احمد بن بکر بالسی "متکلم فیہ" ہے۔

② زید بن حباب کی سفیان ثوری سے روایت میں کلام ہے۔

③ سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

④ حسن بصری کا عنعنہ ہے۔

سوال: کیا داڑھی فطرت ہے؟

جواب: داڑھی فطرت ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ؛ قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ . قَالَ زَكَرِيَّا : قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ .

"دس خصائل فطرت ہیں؛ (۱) مونچھیں کاٹنا، (۲) داڑھی بڑھانا، (۳) مسواک کرنا، (۴) وضو کرتے وقت ناک میں پانی چڑھانا، (۵) ناخن کاٹنا، (۶) انگلیوں کے جوڑ دھونا، (۷) بغلوں کے بال نوچنا، (۸) زیر ناف بال مونڈنا، (۹) استنجا کرنا۔ دسویں چیز راوی (مصعب) بھول گئے ہیں، کہتے ہیں: شاید وہ کلی ہو۔"

(صحيح مسلم :261)

یہ صحیح حدیث ہے۔اس کے راوی مصعب بن شیبہ کے حافظہ میں کلام ہے،جس بنا پر اس نے منکر روایات بھی بیان کی ہیں۔امام مسلم رحمہ اللہ چونکہ علل حدیث کے ماہر امام تھے،فن حدیث میں چوٹی کے ناقد تھے،انہوں نے مصعب بن شیبہ کی وہی روایات درج کی ہیں، جن میں مصعب کا ضعف اثر انداز نہیں ہوا،کیونکہ ضروری نہیں کہ کمزور حافظہ والا راوی ہر حدیث میں غلطی کھائے،وہ کبھی درست بھی بیان کر دیتا ہے،امام مسلم رحمہ اللہ نے مصعب کی وہ روایت درج کی ہے،جس میں اس نے غلطی نہیں کھائی یا وہ روایت حافظہ کی خرابی سے پہلے کی ہے۔امام مسلم کی تمام مرفوع متصل روایات کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔

مزید یہ کہ امام مسلم رحمہ اللہ کی تائید میں امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۸۸) اور امام ابو عوانہ رحمہ اللہ (۴۷۲) نے بھی اس روایت کو ''صحیح'' قرار دیا ہے، نیز امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۵۷) نے ''حسن'' کہا ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 337/10)

اس روایت پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جرح ثابت نہیں۔

❁ مرفوع روایت کے موافق طلق بن حبیب رحمہ اللہ کا قول بھی ثابت ہے۔

(سنن النّسائي : 5042، وسندہٗ صحیحٌ)

یہ اثر بھی مرفوع روایت کا مؤید ہے۔

ثابت ہوا کہ داڑھی فطرت ہے اور اس بارے میں مروی روایت صحیح ثابت ہے۔

(سوال): کیا شق قمر ثابت ہے؟

(جواب): شق قمر حق ہے، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

۞ علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا مُعَانِدٌ.

''اس کا انکار کوئی معاند ہی کر سکتا ہے۔''

(التّوضيح: 323/23)

امام اللغہ، علامہ زجاج رحمہ اللہ (311ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَنْكَرَهَا بَعْضُ الْمُبْتَدِعَةِ الْمُضَاهِينَ الْمُخَالِفِي الْمِلَّةِ وَذٰلِكَ لِمَا أَعْمَى اللّٰهُ قَلْبَهُ وَلَا إِنْكَارَ لِلْعَقْلِ فِيهَا لِأَنَّ الْقَمَرَ مَخْلُوقٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى يَفْعَلُ فِيهِ مَا يَشَاءُ.

''بعض اہل بدعت مخالفین ملت نے اس کا انکار کیا ہے، یہ انکار انہوں نے اس لئے کیا ہے کہ اللہ نے ان کا دل اندھا کر دیا ہے اور عقل اس کا انکار نہیں کر سکتی، کیونکہ چاند اللہ کی مخلوق ہے، وہ اس کے ساتھ جو چاہتا ہے، کر سکتا ہے۔''

(شرح النَّوَوِي: 143/17)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (458ھ) فرماتے ہیں:

دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ كَثِيرَةٌ وَالْأَخْبَارُ بِظُهُورِ الْمُعْجِزَاتِ نَاطِقَةٌ، وَهِيَ وَإِنْ كَانَتْ فِي آحَادِ أَعْيَانِهَا غَيْرَ مُتَوَاتِرَةٍ فَفِي جِنْسِهَا مُتَوَاتِرَةٌ مُتَظَاهِرَةٌ مِّنْ طَرِيقِ الْمَعْنٰى؛ لِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْهَا مُشَاكِلٌ لِصَاحِبِهٖ فِي أَنَّهٗ أَمْرٌ مُّزْعِجٌ لِّلْخَوَاطِرِ نَاقِضٌ لِلْعَادَاتِ، وَهٰذَا أَحَدُ وُجُوهِ التَّوَاتُرِ الَّذِي يَثْبُتُ بِهَا الْحُجَّةُ وَيَنْقَطِعُ بِهَا الْعُذْرُ.

''دلائل نبوت بہت زیادہ ہیں، احادیث نے بول بول معجزات کا ثبوت فراہم کیا ہے، اگر چہ یہ بیان کے اعتبار سے احاد ہیں، غیر متواتر ہیں، لیکن معنی کے اعتبار سے یہ تواتر کی جنس سے ہیں، کیونکہ یہ خارق عادت اور عقل کو حیران کر دیتے ہیں اور بیان کرنے والے کے حافظہ میں سما جاتے ہیں اور یہ تواتر کی ایک وجہ ہے، جس سے حجت ثابت ہوتی ہے اور عذر ختم ہوتا ہے۔''

(الاعتقاد : 255)

علامہ سفارینی رحمہ اللہ (1188ھ) کہتے ہیں:

هٰذَا الْانْشِقَاقُ الْوَاقِعُ لِلْقَمَرِ مِنْ خَصَائِصِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي اخْتُصَّ بِهَا عَنْ سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ فَلَمْ يَشْرَكْهُ فِي ذٰلِكَ غَيْرُهُ وَلَمْ يَقَعْ لِأَحَدٍ سِوَاهُ وَهُوَ مِنْ أُمَّهَاتِ مُعْجِزَاتِهِ الَّتِي لَا يَكَادُ يَعْدِلُهَا بَعْدَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ، وَلَا يَعْدِلُهَا آيَةٌ مِّنْ آيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لِظُهُورِ ذٰلِكَ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ خَارِجًا عَنْ جُمْلَةِ طِبَاعِ مَا فِي هٰذَا الْعَالَمِ الْمُرَكَّبِ مِنَ الطَّبَائِعِ، فَهُوَ آيَةٌ وَّمُعْجِزَةٌ جَسِيمَةٌ وَلِهٰذَا قَرَنَهَا بِمُعْجِزَةِ الْقُرْآنِ وَاقْتَصَرَ عَلَيْهِمَا مِنَ الْمُعْجِزَاتِ، لِأَنَّ فِيهِمَا كِفَايَةً عَمَّا سِوَاهُمَا وَإِلَّا فَمُعْجِزَاتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحْصٰى وَدَلَائِلُ نُبُوَّتِهٖ لَا تُسْتَقْصٰى.

''چاند کا شق ہونا رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے ہے، اس معجزے میں کوئی نبی آپ کا شریک نہیں، یہ تمام معجزات میں سے بڑا معجزہ ہے، سوائے آیات قرآنیہ کے، اس معجزے جیسا کوئی معجزہ موجود نہیں۔ حتی کہ انبیا کے معجزے بھی اس کے برابر نہیں، کیونکہ یہ معجزہ آسمانوں میں ظہور پذیر ہوا، اس عالم دنیوی سے الگ رونما ہوا، یہ ایک نشانی بھی ہے اور جسمانی معجزہ بھی، اسی باعث اس کو قرآنی معجزات کے ساتھ ملایا گیا ہے اور انہی دو معجزات (کو بیان کرنے) پر اقتصار کیا گیا، کیونکہ یہ دیگر تمام معجزات سے کافی ہو جاتے ہیں، اگر چہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور نبوت کے دلائل کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔''

(لوامع الأنوار البهيّة : 293/2)

علامہ طیبی رحمہ اللہ (743ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الْإِمَامُ فَخْرُ الدِّينِ الرَّازِيُّ : إِنَّمَا ذَهَبَ الْمُنْكِرُ إِلٰى مَا ذَهَبَ؛ لِأَنَّ الْاِنْشِقَاقَ أَمْرٌ هَائِلٌ، وَلَوْ وَقَعَ لَعَمَّ وَجْهَ الْأَرْضِ وَبَلَغَ مَبْلَغَ التَّوَاتُرِ .

وَالْجَوَابُ : أَنَّ الْمُوَافِقَ قَدْ نَقَلَهٗ وَبَلَغَ مَبْلَغَ التَّوَاتُرِ، وَأَمَّا الْمُخَالِفُ فَرُبَّمَا ذَهَلَ أَوْ حَسِبَ أَنَّهٗ نَحْوَ الْخُسُوفِ، وَالْقُرْآنُ أَوْلٰى دَلِيلٍ وَأَقْوٰى شَاهِدٍ، وَإِمْكَانُهٗ لَا شَكَّ فِيهِ، وَقَدْ أَخْبَرَ عَنْهُ الصَّادِقُ، فَيَجِبُ اعْتِقَادُ وُقُوعِهٖ .

''امام فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ منکرین نے اس کا انکار کیا ہے، سو کیا ہے،

کیونکہ شق قمر ایک حیران کن واقع ہے، اگر اس کا وقوع ہوا ہوتا، تو ساری دھرتی پر نظر آتا اور اس کے متعلق متواتر خبریں دی جاتیں۔

جواب یہ ہے کہ جس نے اس کی حقیقت کو مانا اس نے اس واقعہ کو نقل کیا اور یہ نقل حد تواتر تک پہنچ گئی اور اس کی مخالفت کرنے والا یا تو اس سے غافل رہا یا پھر اس نے اسے چاند گرہن جیسا سمجھا۔ جبکہ قرآن سب سے بڑی اور قوی دلیل ہے۔ شق قمر کے امکان میں کوئی شک نہیں، اس کی خبر صادق (نبی ﷺ) نے دی ہے، لہٰذا اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔''

(شرح المشکاۃ: 3731/12)

قرآنی نص:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ، وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُّعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ، وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَ هُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ، وَلَقَدْ جَاءَ هُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ، حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ﴾(القمر :1-5)

''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ اگر وہ کوئی نشانی (معجزہ) دیکھتے ہیں، تو اس سے اعراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ پہلے جیسا جادو ہی ہے۔ انہوں نے جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ ہر کام وقت مقررہ پر ہوگا۔ تحقیق انہیں ڈانٹ ڈپٹ اور کامل حکمت پر مبنی خبریں دی جا چکی ہیں، لیکن یہ

ڈراؤنی خبریں ان کے لیے مفید ثابت نہ ہوئیں۔‘‘

آیت کی تفسیر:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ : الدُّخَانُ، وَالْقَمَرُ، وَالرُّومُ، وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ : ﴿فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا﴾(الفرقان : 77)

’’(قیامت کی) پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں، ① دھواں، ② چاند (کا دو ٹکڑے ہونا)، ③ روم (کا مغلوب ہونا)، ④ (اللہ تعالیٰ کی) پکڑ (جو بدر والے دن ہوئی)، ⑤ سخت سزا، (جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے): ’’عنقریب وہ چمٹ جائے گی۔‘‘

(صحيح البخاري : 4767، صحيح مسلم : 2798)

ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

نَزَلْنَا الْمَدَائِنَ، فَكُنَّا مِنْهَا عَلٰى فَرْسَخٍ، فَجَاءَ تِ الْجُمُعَةُ، فَحَضَرَ أَبِي، وَحَضَرْتُ مَعَهٗ، فَخَطَبَنَا حُذَيْفَةُ، فَقَالَ : أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ : ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾(القمر :1) أَلَا وَإِنَّ السَّاعَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ، أَلَا وَإِنَّ الْقَمَرَ قَدِ انْشَقَّ، أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِفِرَاقٍ، أَلَا وَإِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ، وَغَدًا السِّبَاقُ، فَقُلْتُ لِأَبِي : أَتَسْتَبِقُ النَّاسُ غَدًا؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَجَاهِلٌ، إِنَّمَا هُوَ السِّبَاقُ بِالْأَعْمَالِ، ثُمَّ جَاءَ تِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرٰى، فَحَضَرْنَا،

فَخَطَبَ حُذَيْفَةُ، فَقَالَ : أَلَا إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ : ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾، أَلَا وَإِنَّ السَّاعَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ، أَلَا وَإِنَّ الْقَمَرَ قَدِ انْشَقَّ، أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِفِرَاقٍ، أَلَا وَإِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ، أَلَا وَإِنَّ الْغَايَةَ النَّارُ، وَالسَّابِقُ مَنْ سَبَقَ إِلَى الْجَنَّةِ .

''ہم مدائن گئے، مدائن ابھی ایک فرسخ پر تھا کہ جمعہ کا وقت ہو گیا۔ میں اپنے والد کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوا۔سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا،فرمایا:خبردار! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔''(القمر:۱) خبردار! بلاشبہ قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔خبردار دنیا ختم ہونے والی ہے،خبردار آج تیاری کا دن ہےاور کل دوڑ کا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: کیا کل لوگوں کی دوڑ کا مقابلہ ہے؟ تو میرے والد نے کہا: بیٹا،آپ کوعلم نہیں، یہاں اعمال میں مقابلہ کی بات ہے۔ پھر اگلا جمعہ آیا،تو ہم جمعہ میں حاضر ہوئے،سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہی خطبہ دیا: خبردار! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔''خبردار! بلاشبہ قیامت قریب آ گئی ہےاور چاند پھٹ گیا ہے۔خبردار دنیا ختم ہونے والی ہے، خبردار آج تیاری کا دن ہےاور کل دوڑ کا۔خبردار! (برائی کا) انجام جہنم ہے۔ اور (کل کی دوڑ) وہی جیتے گا جو جنت میں داخل ہو گیا۔''

(تفسير الطّبري : 86/27، حِلية الأولياء لأبي نُعَيم :280/1-281، وسندهٗ حسنٌ)

احادیث:

شق قمر کے بارے میں احادیث متواتر ہیں۔

① علامہ ابوالمعالی ابن الزملکانی رحمہ اللہ (727ھ) فرماتے ہیں:

صَحَّتِ الْأَحَادِيثُ وَتَوَاتَرَتْ بِانْشِقَاقِ الْقَمَرِ .

''شق قمر کی احادیث متواتر اور صحیح ہیں۔''

(البِداية والنّهاية : 365/9)

② شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) لکھتے ہیں:

اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ قَدْ عَايَنُوهُ وَشَاهَدُوهُ وَتَوَاتَرَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ .

''چاند کو دو ٹکڑے ہوتا لوگوں نے آنکھوں سے دیکھا، اس کا مشاہدہ کیا۔ اس بارے متواتر روایات موجود ہیں۔''

(الجواب الصّحيح لِمَنْ بَدَّلَ دِينَ الْمَسِيح :414/1)

③ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ : ﴿وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ قَدْ كَانَ هٰذَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي الْأَحَادِيثِ الْمُتَوَاتِرَةِ بِالْأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ...... .

''شق قمر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہو چکا ہے، جیسا کہ یہ بات متواتر احادیث سے بسند صحیح ثابت ہو چکی ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 472/7)

④ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (804 ھ) نے بھی متواتر قرار دیا ہے۔

(التّوضيح لشرح صحيح البخاري : 221/20)

⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852 ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ حَنِينَ الْجِذْعِ وَانْشِقَاقَ الْقَمَرِ نُقِلَ كُلٌّ مِّنْهُمَا نَقْلًا مُسْتَفِيضًا يُفِيدُ الْقَطْعَ عِنْدَ مَنْ يَطَّلِعُ عَلٰى طُرُقِ ذٰلِكَ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ دُونَ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا مُمَارَسَةَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ .

''منبر کے رونے اور چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی احادیث متواتر منقول ہوئی ہیں اور یہ ائمہ حدیث کے نزدیک قطعی ہیں، البتہ جن کا علم حدیث سے مس نہیں، ان کی بات نہیں ہو رہی۔''

(فتح الباري : 592/6)

⑥ علامہ سفارینی رحمہ اللہ (1188 ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ ثَبَتَ انْشِقَاقُ الْقَمَرِ بِنَصِّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِالسُّنَّةِ الصَّحِيحَةِ الصَّرِيحَةِ عَنِ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ، وَقَدْ بَلَغَتِ الْأَحَادِيثُ بِذٰلِكَ مَبْلَغَ التَّوَاتُرِ وَأَجْمَعَ عَلٰى ذٰلِكَ أَهْلُ الْحَقِّ .

''شق قمر قرآنی نص اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صریح سنت سے ثابت ہے، اس بارے میں احادیث تواتر کی حد تک پہنچتی ہیں اور اہل حق کا اس پر اجماع ہے۔''

(لوامع الأنوار البهية : 293/2)

⑦ علامہ آلوسی (1270 ھ) لکھتے ہیں:

اَلْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ فِي الْاِنْشِقَاقِ كَثِيرَةٌ، وَاخْتُلِفَ فِي

تَوَاتُرِهٖ فَقِيلَ : هُوَ غَيْرُ مُتَوَاتِرٍ، وَفِي شَرْحِ الْمَوَاقِفِ الشَّرِيفِيِّ أَنَّهٗ مُتَوَاتِرٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ الْعَلَّامَةُ ابْنُ السُّبْكِيِّ، قَالَ فِي شَرْحِهٖ لِمُخْتَصَرِ ابْنِ الْحَاجِبِ : اَلصَّحِيحُ عِنْدِي أَنَّ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مُتَوَاتِرٌ مَّنْصُوصٌ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ مَرْوِيٌّ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ طُرُقٍ شَتّٰى بِحَيْثُ لَا يُمْتَرٰى فِي تَوَاتُرِهٖ.

''شق قمر کے متعلق بہت ساری صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں، ان کے متواتر ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے، ایک قول کے مطابق یہ حدیث متواتر نہیں ہیں۔ شریفی کی شرح المواقف میں لکھا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے، اسی بات کو علامہ سبکی رحمہ اللہ نے اپنی شرح مختصر ابن حاجب میں اختیار کیا ہے، فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک درست بات یہ ہے کہ شق قمر متواتر ثابت ہے، اس پر قرآنی نص موجود ہے، صحیحین اور دیگر کتب میں مختلف سندوں سے روایت موجود ہے۔ اس کے متواتر ہونے میں تو شک ہی نہیں ہے۔''

(روح المَعاني : 74/14)

احادیث ملاحظہ ہوں؛

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا۔''

(صحيح البخاري : 3870، صحيح مسلم : 2803)

② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اِنْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا : اشْهَدُوا اشْهَدُوا .

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کہا: گواہ ہو جاؤ، گواہ ہو جاؤ۔''

(صحيح البخاري : 4865، صحيح مسلم : 2800)

صحیح بخاری (3869) میں اس کی ایک اور سند بھی ہے۔

③ یہی روایت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی بیان ہوئی ہے۔

(صحيح مسلم :2801)

④ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ .

''اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ انہیں کوئی نشانی دکھائیں، تو آپ نے ان کو چاند دو ٹکڑے کر دکھایا۔''

(صحيح البخاري : 3637، صحيح مسلم : 2802)

⑤ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اِنْشَقَّ الْقَمَرُ، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔''

(المعجم الكبير للطبراني : 1560، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ابن حبان (6497) اور امام حاکم رحمہ اللہ (472/2) نے ''صحیح'' کہا ہے،

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

اجماع:

① امام اللغہ، ابواسحاق زجاج رحمہ اللہ (311ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُفَسِّرُونَ ـ وَرُوِينَا عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَوْثُوقِ بِهِمْ- أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے اور ثقہ اہل علم کا بیان ہے کہ چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دوٹکڑے ہوا تھا۔''

(مَعاني القرآن وإعرابه : 81/5)

② قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُفَسِّرُونَ وَأَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى وُقُوعِهٖ .

''اہل سنت مفسرین کا ''شق قمر'' کے وقوع پر اجماع ہے۔''

(الشِّفا بتعريف حُقوق المُصطفٰى :543/1)

③ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا أَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَيِ انْشِقَاقُ الْقَمَرِ قَدْ وَقَعَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهٗ كَانَ إِحْدَى الْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ .

''چاند کا دوٹکڑے ہونا اہل علم کے نزدیک اتفاقی واجماعی مسئلہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس کا ظہور ہوا اور یہ آپ کا واضح معجزہ ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 472/7)

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى وُقُوعِ ذٰلِكَ فِي زَمَنِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ مَنْ طُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ تُفِيدُ الْقَطْعَ عِنْدَ مَنْ أَحَاطَ بِهَا وَنَظَرَ فِيهَا .

''مسلمان اجماع کر چکے ہیں کہ یہ واقع عہد نبوی میں رونما ہوا ہے، اس سلسلے میں متواتر احادیث ذکر ہوئی ہیں اور ان کی سندیں متعدد ہیں، سندوں کا احاطہ اور ان میں نظر کرنے والوں کے نزدیک یہ قطعیت کا فائدہ دیتی ہیں۔''

(البِداية والنّهاية : 293/4، 558/8)

فائدہ:

❁ ایک روایت ہے:

أَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ .

''نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو چاند دو ٹکڑے ہوتا دکھایا۔''

(صحیح مسلم : 2802)

اس حدیث میں مَرَّتَيْنِ کا لفظ فِرْقَتَيْنِ (دو حصوں) کے معنی میں ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (751ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا أَمْرٌ مَّعْلُومٌ قَطْعًا أَنَّهٗ إِنَّمَا انْشَقَّ الْقَمَرُ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَالْفَرْقُ مَعْلُومٌ بَيْنَ مَا يَكُونُ مَرَّتَيْنِ فِي الزَّمَانِ، وَبَيْنَ مَا يَكُونُ مِثْلَيْنِ

وَجُزْأَيْنِ وَمَرَّتَيْنِ فِي الْمُضَاعَفَةِ .

''یہ تو سبھی کو معلوم ہے کہ چاند ایک ہی دفعہ دو ٹکڑے ہوا، یہ فرق تو واضح ہے کہ ''مرتین'' جب زمان میں ہو، تو الگ معنی ہوتا ہے، لیکن یہاں دو اجزا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔''

(زاد المَعاد في هدي خير العباد : 224/5)

تنبیہ:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب چاند دو ٹکڑے ہوا، تو رسول اللہ ﷺ کی گود میں آ گرا۔ یہ بات ہرگز ثابت نہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) فرماتے ہیں:

مَا يَذْكُرُهُ بَعْضُ الْقُصَّاصِ مِنْ أَنَّ الْقَمَرَ سَقَطَ إِلَى الْأَرْضِ، حَتّٰى دَخَلَ فِي كُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ مِنَ الْكُمِّ الْآخَرِ، فَلَا أَصْلَ لَهٗ، وَهُوَ كَذِبٌ مُفْتَرًى، لَيْسَ بِصَحِيحٍ، وَالْقَمَرُ حِينَ انْشَقَّ لَمْ يُزَايِلِ السَّمَاءَ، غَيْرَ أَنَّهٗ حِينَ أَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْشَقَّ عَنْ إِشَارَتِهٖ، فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ .

''بعض قصہ گو بیان کرتے ہیں کہ چاند زمین کی طرف آیا اور نبی ﷺ کی گود میں آ گیا، ایک آستین میں داخل ہو کر دوسری سے نکل گیا۔ اس بات کی کوئی اصل نہیں، یہ من گھڑت ہے، ثابت نہیں۔ چاند جب دو ٹکڑے ہوا، تو آسمان پر ہی رہا، البتہ جب آپ ﷺ نے اشارہ کیا، تو وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔''

(البداية والنّهاية : 303/4)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

بَاطِلٌ، لَا أَصْلَ لَهُ.

''(یہ روایت کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر زمین پر اتر آیا) باطل اور بے اصل ہے۔''

(التّوضیح : 323/23)

تنبیہ:

بعض کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کیا، آپ ﷺ کی انگلی جدھر جاتی تھی، چاند ادھر کو حرکت کرتا تھا۔

یہ بات بے دلیل ہے، کسی صحیح حدیث سے یہ بات معلوم نہیں ہو سکی۔

تنبیہ:

مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی صاحب (۱۳۹۱ھ) سورت قمر (۱) کے تحت لکھتے ہیں:

''علامہ احمد ضریونی نے شرح عقیدہ بردہ میں فرمایا کہ ابو جہل نے اپنے یمنی دوست حبیب یمنی کو بلایا، تاکہ وہ مکہ والوں کو اسلام سے روکنے میں اس کی مدد کرے، حبیب مکہ معظّمہ آیا، تو ابو جہل نے حضور کی بہت شکایتیں کیں، اس نے کہا کہ اچھا، میں ان سے بھی مل کر دریافت کرلوں، حضور کی خدمت میں قاصد بھیجا کہ میں یمن سے آیا ہوں، فلاں جگہ سرداران قریش کے ساتھ بیٹھا ہوں، آپ سے ملنا چاہتا ہوں، یہ رات کا وقت ہے، چودھویں شب تھی۔ حضور تشریف لے گئے، حبیب نے حضور سے دریافت کیا کہ آپ کیا دعوت دیتے

ہیں، حضور نے فرمایا: اللہ کی توحید اور اپنی رسالت کی۔ حبیب بولا کہ آپ کے پاس معجزہ کیا ہے؟ فرمایا: جو تو چاہے۔ حبیب نے کہا کہ میں دو معجزے چاہتا ہوں، ایک یہ کہ آپ چاند چیر دیں، دوسرا مطالبہ پھر عرض کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ اچھا، صفا پہاڑ پر چل۔ حبیب مع تمام سرادارانِ قریش کے حضور کے ساتھ صفا پر گئے، حضور نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کیا، چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور ان ٹکڑوں میں اتنا فاصلہ ہو گیا کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف، دوسرا اُس طرف، بہت دیر کے بعد خوب دیکھ کر پھر جو اشارہ کیا، تو دونوں ٹکڑے مل گئے۔ حضور نے پوچھا: حبیب دوسرا مطالبہ کرو، وہ بولا کہ حضور! خود معلوم کر لیں کہ میرے دل میں کیا ہے؟ تب سرکار نے فرمایا کہ تیری ایک لڑکی ہے، لنگڑی لولی، اندھی بہری جوان ہو چکی ہے، تو چاہتا ہے کہ یا تو اسے شفا ہو جائے، یا مر جائے۔ جا اُسے شفا ہو گئی اور تو یہاں کلمہ پڑھ لے۔ حبیب اور بہت سے لوگ ایمان لے آئے، ابوجہل نے کہا: یہ سب جادو ہے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص844)

یہ واقعہ بے ثبوت ہے۔

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ.

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس وقت تک قیامت

قائم نہ ہوگی، جب تک آپ اپنے حکمران کو قتل نہ کر دو، تلواروں سے باہم قتال نہ کر لو اور آپ کی دنیا کے وارث شریر لوگ نہ بن جائیں۔''

(سنن التّرمذي : 2170، سنن ابن ماجه : 4043)

جواب: سند ضعیف ہے۔عبد اللہ بن عبد الرحمٰن اشہلی ''مجہول الحال'' ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات : ۳/۲۴۴'' میں ذکر کیا ہے۔

❀ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

مَا أَعْرِفُهُ . ''میں اسے نہیں جانتا۔''

(تاريخ الدّارمي : 646)

نیز عبداللہ اشہلی کا سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سماع بھی معلوم نہیں۔

❀ مسند ابی داود طیالسی (۴۴۰) میں عبد اللہ بن عبد الرحمٰن اشہلی کی متابعت ہوئی ہے، وہ بھی ضعیف ہے۔مطلب بن عبداللہ بن حنطب مدلس اور کثیر الارسال ہے، اس کا کسی صحابی سے سماع نہیں۔

سوال: کیا مسجد کی چھت پر امام کی رہائش گاہ بنائی جاسکتی ہے؟

جواب: مسجد کی چھت پر امام کی رہائش بنائی جا سکتی ہے۔احناف کہتے ہیں کہ جس جگہ مسجد بنا دی جائے، وہ جگہ زمین کی تہہ سے لے کر آسمان کی چھت تک مسجد کے حکم میں ہو جاتی ہے، اسے کسی دوسرے مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا، مثلاً مسجد کے نیچے یا اوپر دکانیں بنانا، واش روم بنانا، رہائش گاہ بنانا وغیرہ۔

یہ بے دلیل موقف ہے، مسجد کا حکم صرف اسی حصہ پر ہوگا، جو مسجد کے احاطہ میں آتی ہے، اس سے نیچے یا اوپر مسجد کا حکم نہیں ہوگا۔